

## حسانات دارین مانگو

آنحضرت ﷺ ایک ایسے صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو سخت بیمار تھے اور کمزوری کی وجہ سے چوزے کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ آنحضرت نے ان سے پوچھا کیا تم اللہ سے صحت اور عافیت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ تو نے جو سزا مجھے آخرت میں دینی ہے اسی دنیا میں دے دے۔ اگلے جہان میں نہ دینا۔ آنحضرت نے فرمایا تم اس سزا کی استطاعت نہیں رکھتے تمہیں یہ دعا کرنی چاہئے۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید حدیث نمبر 2409)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس صحابی نے یہ دعا مسلسل کی اور صحت یاب ہو گئے۔

(کامل ابن عدی جلد 7 ص 177 طبع ثالث 1984ء دارالفکر بیروت)

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

# الفصل

web: <http://www.alfazl.org>  
email: [editor@alfazl.org](mailto:editor@alfazl.org)

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 27 اکتوبر 2010ء 18 ذیقعدہ 1431 ہجری 27 اہاء 1389 شمس جلد 60-95 نمبر 221

## ڈینگی وائرس سے بچاؤ کیلئے ہومیو پیتھی نسخہ

جن علاقوں میں ڈینگی فیور (Dengue Fever) کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ وہاں احباب درج ذیل ہومیو پیتھک نسخہ بھی حفظ ماقدم نیز بطور علاج استعمال کر سکتے ہیں۔

EUPATORIUM PERFOLIATUM 30

یوپٹیورینم پرفولیٹم 30

ایک گولی صبح دوپہر شام 3 دن

(ظاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

## ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 31 اکتوبر 2010ء کو 11:00 بجے صبح آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروائیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹو فیصل عمر ہسپتال ربوہ)

## دار الضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم تفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1- قربانی بکرا -/8000 روپے

2- قربانی حصہ گائے -/4000 روپے

(نائب ناظر دار الضیافت ربوہ)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے اور نیز ان لوگوں سے پیار کرتا ہے کہ جو اس بات پر زور لگاتے ہیں کہ کسی طرح گناہ سے پاک ہو جائیں۔ غرض ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگزر کے برخلاف ہے کیونکہ وہ مالک ہے نہ صرف ایک مجسٹریٹ کی طرح جیسا کہ اس نے قرآن شریف کی پہلی سورت میں ہی اپنا نام مالک رکھا ہے اور فرمایا کہ..... یعنی خدا جزا سزا دینے کا مالک ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی مالک مالک نہیں کہلا سکتا۔ جب تک دونوں پہلوؤں پر اس کو اختیار نہ ہو یعنی چاہے تو پکڑے اور چاہے تو چھوڑ دے پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عذاباً اصیب بہ من اشاء..... یعنی عذاب تو میرا خاص صورتوں میں ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں مگر میری رحمت ہر ایک چیز تک پہنچ رہی ہے اور پھر سورۃ آل عمران میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ ربنا اغفر لنا..... یعنی اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش اور جو اپنے کاموں میں ہم حد سے گزر جاتے ہیں وہ بھی معاف فرما۔ پس ظاہر ہے کہ اگر خدا گناہ بخشے والا نہ ہوتا تو ایسی دعا ہرگز نہ سکھلاتا اور پھر سورۃ البقرہ کے آخر میں خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دعا سکھلائی ہے اور وہ یہ ہے ربنا لاتؤاخذنا..... یعنی اے ہمارے خدا نیک باتوں کے نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں مت پکڑ جن کو ہم بھول گئے اور بوجہ نسیان ادا نہ کر سکے اور نہ ان بد کاموں پر ہم سے مواخذہ کر جن کا ارتکاب ہم نے عدا نہیں کیا بلکہ سچھ کی غلطی واقع ہو گئی اور ہم سے وہ بوجھ مت اٹھو جس کو ہم اٹھا نہیں سکتے اور ہمیں معاف کر اور ہمارے گناہ بخش اور ہم پر رحم فرما۔ پس اس جگہ بھی خدا تعالیٰ نے یہی دعا سکھلائی ہے کہ ہم اس سے گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر سورۃ آل عمران میں فرمایا ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ..... اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اپنے ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہ کریں ان کا خدا آمرزگار ہوگا اور گنہ بخش دے گا۔

پس ان تمام آیتوں سے ظاہر ہے کہ جیسے خدا انسان کا اس طور سے مالک ہے کہ اگر چاہے تو اس کے گناہ پر اس کو سزا دے۔ ایسا ہی اس طور سے بھی اس کا مالک ہے کہ اگر چاہے تو اس کا گناہ بخش دے کیونکہ ملکیت تجھی متحقق ہوتی ہے کہ جب مالک دونوں پہلوؤں پر قادر ہو۔ بلکہ ان تمام آیات سے بڑھ کر ایک آیت ہے اور وہ یہ ہے:-

قل یا عبادي الذین اسرفوا..... یعنی اے وہ لوگو جنہوں نے اسراف کیا یعنی گناہ کیا۔ تم خدا کی رحمت سے نوا میدمت ہو وہ تمہارے سارے گناہ بخش دے گا۔ یعنی وہ اس بات سے مجبور اور عاجز نہیں کہ گنہ گار کو بغیر سزا دینے کے چھوڑ دے۔ کیونکہ وہ اس کا مالک ہے اور مالک کو ہر ایک اختیار ہے۔ یہ تو وہ قادر اور کریم خدا ہے۔ جس کو قرآن شریف نے ہم پر ظاہر کیا اور اس کے کرم اور عفو کی صفتیں ہمیں سنائیں۔ لیکن آریوں کا پر میشر اپنی حیثیت کی رو سے ایک مجسٹریٹ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جو جرم اور عدم جرم کی بنا پر سزا دیتا یا بری کرتا ہے مالکانہ اختیار اس کو کچھ بھی حاصل نہیں۔ یہاں تک کہ نعوذ باللہ وہ انسان سے بھی گیا گزرا ہے۔ مثلاً ہم اپنے خطا کار نوکر کا گنہ بخش سکتے ہیں مگر آریوں کا پر میشر اپنے کسی گنہ گار کا گنہ بخش نہیں سکتا۔ ایسا ہی ہم اپنے نوکر کی خدمات کے علاوہ جس قدر چاہیں بطور جو دو احسان اس کو دے سکتے ہیں مگر آریوں کا پر میشر اپنے پرستار کو اس کے حق واجب سے زیادہ کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ اسی وجہ سے وہ دائمی مکتی نہیں دے سکتا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 24)

## خصوصاً واقفین نو کے لئے

# سیرۃ النبی ﷺ از شامل الترمذی

قسط نمبر 6

احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

نبی کریم ﷺ کے

رسول اللہ ﷺ کی

## عمامہ کا بیان

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

## رسول اللہ ﷺ کی

## ازار کا ذکر

حضرت ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ہمارے سامنے ایک بیوندگی چادر اور ایک موٹی ازار نکالی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان دو میں وفات پائی۔

اشعث بن سلیم اپنی پھوپھی سے اور وہ اپنے چچا (عبید بن خالد) سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مدینے میں چلا جا رہا تھا کہ اس اثناء میں ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کہا: اپنا ازار اوپر کرلو۔ کیونکہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور کپڑا زیادہ محفوظ رہتا ہے میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ تو حاشیہ

## زرہ کا بیان

حضرت زبیرؓ بن العوام سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ نے دوزرہ پہنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنے لگے مگر چڑھ نہ سکے تو آپ نے حضرت طلحہؓ کو اپنے نیچے بٹھایا اور آپ چٹان پر چڑھ گئے۔ حضرت زبیرؓ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ نے (جنت) واجب کر لی ہے۔

حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن دوزرہ پہنی اور نیچے پہنی ہوئی تھیں۔

## رسول اللہ ﷺ کے

## خود کا بیان

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے جبکہ آپ نے خود پہنا ہوا تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ ابن نخل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

(فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا تھا سوائے ان معدودے چند مجرموں کے جو اٹک سزا تھے۔ انہیں قتل کر دینے کا حکم فرمایا۔ ان میں سے ایک ابن نخل تھا جو علاوہ دیگر جرائم کے ایک انصاری مسلمان کے ناحق قتل کے باعث بطور قصاص قتل کیا گیا۔ (سیرت الخلیفہ) اس کے کعبہ کے پردوں سے لٹکنے کا فعل بتاتا ہے کہ وہ مکہ فتح ہونے کے باوجود surrender کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے سر مبارک پر خود پہنی ہوئی تھی۔ جب آپ نے وہ اُٹاری تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی کہ ابن نخل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہ بات مجھ تک پہنچی کہ اس روز رسول اللہ ﷺ نے

والی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے مجھ میں اسوہ نہیں؟ میں نے دیکھا تو آپ کا ازار آپ کی نصف پنڈلیوں تک تھا۔

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ اپنی پنڈلیوں کے نصف تک ازار باندھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے دوست یعنی نبی کریم ﷺ کے ازار باندھنے کا یہ انداز تھا۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری پنڈلی کا گوشت کپڑا یا اپنی پنڈلی کا اور فرمایا ازار یہاں تک ہونی چاہیے۔ اگر تم نہ مانو تو پھر اس سے (کچھ) نیچے، اگر پھر بھی نہ مانو تو ازار کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔

## رسول اللہ ﷺ کے

## چلنے کا انداز

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں میں نے کوئی چیز رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھی گویا آفتاب کی چمک آپ کے چہرے پر بہ رہی ہوتی تھی اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا زمین آپ کے لئے سستی چلی جاتی تھی۔ ہم بڑی جدوجہد کرتے ہوئے آپ کے ساتھ چلتے اور آپ بڑے اطمینان سے چل رہے ہوتے۔

حضرت علیؓ جب رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرتے تو فرماتے جب آپ چلتے تو مضبوطی سے پاؤں اٹھا کر چلتے گویا کہ آپ ڈھلوان سے اتر رہے ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو قدرے جھک کر چلتے گویا کہ آپ ڈھلوان سے اتر رہے ہوں۔

## رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک

## کے ڈھانپنے کا ذکر

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر سر مبارک پر کپڑا رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ (چکنائٹ کی وجہ سے) آپ کا کپڑا تیل بیچنے والے کا کپڑا محسوس ہوتا تھا۔ (الْقِسْنَعُ سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو سر پر عمامہ کے نیچے رکھتے ہیں تاکہ عمامہ کو تیل نہ لگ جائے۔)

## رسول اللہ ﷺ کے بیٹھنے

## کے انداز کا ذکر

حضرت قیلہ بنت مخزوم سے روایت کرتی ہیں کہ

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں گوتھ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتی ہیں جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس عاجزی سے بیٹھے دیکھا تو میں رعب کی وجہ سے کانپنے لگی۔

عماد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد میں پشت کے بل سیدھے لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو اپنے ہاتھوں سے گوتھ مار کر بیٹھے۔

## کاروباری لحاظ سے 50 بڑے ممالک

ورلڈ اکنامک فورم کی رپورٹ (2008ء) میں ذیل کے پچاس ممالک کو کاروبار کے نقطہ نظر سے بہترین قرار دیا گیا ہے۔

نمبر	نام ملک	نمبر	نام ملک
1	امریکہ	26	چلی
2	سوئٹزر لینڈ	27	اسٹونیا
3	ڈنمارک	28	تھائی لینڈ
4	سوئڈن	29	سپین
5	جرمنی	30	کویت
6	فن لینڈ	31	قطر
7	سنگاپور	32	تیونس
8	جاپان	33	جمہوریہ چیک
9	برطانیہ	34	چین
10	ہالینڈ	35	سعودی عرب
11	جنوبی کوریا	36	پورٹوریکو
12	ہانگ کانگ	37	متحدہ عرب امارات
13	کینیڈا	38	لیتھونیا
14	تائیوان	39	سلووانیا
15	آسٹریا	40	پرٹگال
16	ناروے	41	جمہوریہ سلواکیا
17	اسرائیل	42	عمان
18	فرانس	43	بحرین
19	آسٹریلیا	44	جنوبی افریقہ
20	ہیٹیچینم	45	لٹویا
21	ملائیشیا	46	اٹلی
22	آئر لینڈ	47	ہنگری
23	آکس لینڈ	48	بھارت
24	نیوزی لینڈ	49	اردن
25	لکسمبرگ	50	بارباڈوس

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

## درد و شریف کی اہمیت اس کی تاثیرات و برکات درد و آپ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے نور کی نالیاں نکلتی ہیں

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء)  
حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی (خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے) اوپر نہیں جاتا۔

(ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)  
حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔“

(ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی)

### درد و شریف کی تاثیرات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”درد و شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں..... میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لانا نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصہ رسد ہر حق دار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا..... درد و شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درد و شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔“

(اخبار الحکم 28 فروری 1903ء صفحہ 7)

### جسمانی مرض کیلئے تریاق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جواب دینا سے گزر رہی گئے۔ دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قویج تھا۔ اور بار بار دمدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا۔ وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولہواں دن چڑھا۔ تو اس دن بکلی حالت یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی۔ اور تمام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانگی جائیں کہ جو درد و شریف میں مذکور ہیں..... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24-25)

### درد و شریف کی اہمیت

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس لوٹا دے گا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔

(ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارة القبور)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس درود پڑھنے کے نتیجہ میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔“

### اذان اور درد و شریف

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”جب تم مُسَوِّدُن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو۔“ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر (فرمایا) میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو۔ یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو ملے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا، اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔“ (مسلم کتاب الصلاة باب القول مثل قول المؤذن)

### دعا اور درد و شریف

حضرت فضالہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثناء کرے پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشاء دعا کرے۔

اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تول سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی رُوح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 24)

”اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ باعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعوہ پر ہوتا ہے۔ وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24، 25)

### درد و سلام بھیجنے کا طریق

حضرت کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔ اے ہمارے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجا۔ اے ہمارے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تو نے ابراہیم کی آل کو برکت عطا کی۔ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی بخاری)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”آپ درد و شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ ہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کیلئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار لفظ صلوٰۃ عربی میں متعدد مفہوم دیتا ہے۔ چنانچہ لغت کی مشہور کتاب ”اقرّب الموارد“ میں لکھا ہے۔ ”الصلوٰۃ من اللہ الرحمة ومن الملائكة الاستغفار ومن المؤمنین الدعاء ومن الطیر والہوام التسبیح۔“

یعنی صلوٰۃ کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جائے تو اس کے معنی رحم کرنے کے ہوتے ہیں۔ (جیسے قرآن کریم میں ہے۔ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ یعنی خدا تعالیٰ تم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے) اور جب ملائکہ کے لئے استعمال ہو تو اس وقت اس کے معنی استغفار کے ہوتے ہیں اور جب مومنوں کے لئے بولا جائے تو اس کے معنی دعا کے ہوتے ہیں (جیسے فرمایا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا..... یعنی اے مومنو! تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کثرت سے دعائیں کرو اور درود و سلام بھیجو) اور جب پرندوں اور حشرات کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو اس کے معنی تسبیح کے ہوتے ہیں۔ (جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُفُّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ یعنی تمام چرند و پرند اپنی صلاۃ و تسبیح کے طریق کو جانتے ہیں)

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم سورہ الاحزاب: 57 میں یوں آتا ہے۔ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ہی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

### درد و شریف کی حکمت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ہو کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اللہم صل علی محمد کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے خصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ..... (الاحزاب: 57) کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدائیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔“

(الحکم مورخہ 17 جنوری 1901ء صفحہ 3)

”اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم کے

مکرم محمود احمد کا واں صاحب

## ایک مسیحا۔ عبدالمنان صدیقی

صدیقی صاحب کی تجویز کردہ دوائی خرید کر جب سول ہسپتال میں اپنی والدہ کے پاس پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب میری والدہ کے پاس کھڑے ان کی طبیعت پوچھ رہے ہیں اور تلی دے رہے ہیں۔ میں حیران رہ گیا، مجھ سے ملے، پھر تلی دی اور باہر نکلنے لگے تو میں بھی ساتھ ہولیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اکیلے کھتے خود ہی ڈرا کر کھاتے ہوئے سول ہسپتال پہنچے تھے۔ میں نے فیس کے طور پر کچھ ادا کرنے کے لئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو مسکراتے ہوئے فرمایا ”اس کی ضرورت نہیں میں تو اس لئے آ گیا تھا کہ دوائی تجویز تو کر دی میریضہ کو دیکھا بھی نہیں۔ اس لئے مجھے نیند نہیں آتی تھی جب تک آپ کی والدہ کو نہ کچھ لیتا۔“

یہ کہہ کر گاڑی سٹارٹ کی اور چلے گئے میں کھڑا دیکھتا رہا گیا۔ صبح پھر اپنے وعدے کے مطابق اپنے ہسپتال جانے سے پہلے سول ہسپتال پہنچے، میری والدہ کو دیکھا، ڈاکٹر صاحبان سے ملے اور پھر مجھے تلی دی۔ میری والدہ نے کہا میں تو صرف ڈاکٹر صدیقی صاحب کی باتوں سے ہی ٹھیک ہوئی ہوں۔ اس لئے آئندہ صرف انہیں سے چیک اپ کرواؤں گی۔

اس میں قطعی شک نہیں کہ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ جو بھی ایک دفعہ ملا، گرویدہ ہو گیا۔ آپ واقعی مسیحا تھے۔ اپنے تو اپنے غیر بھی اعتراف کئے بغیر نہ رہتے۔ دو سال گزر چکے ہیں پچھڑے ہوئے مگر کیا موت ان کی خوشگوار یادیں، محور کن مسکراہٹ، شاداب چہرہ ذہنوں سے مٹا سکتی ہے؟ نہیں کبھی نہیں مٹا سکتے گی۔ وہ شخص ہمیشہ ہر اس شخص کے دل میں زندہ رہے گا جو انہیں ایک بار بھی ملا ہے۔

بلہیا اسان مرنا ناچیں  
گور پیا کوئی ہور اے  
(اے بلھے ہم نے مرنا ہی نہیں قبر میں تو کسی اور کو دفن کر آئے ہیں۔)

آج بھی ہر میریضہ ماں کا بیٹا جس کا علاج ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نے کیا ہے یہی کہہ رہا ہے کہ اگر میری ماں کو علم ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب اس دنیا میں نہیں رہے تو میری ماں مرجائے گی!

جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتے والا ہوگا۔ (میرے لئے تو) اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے۔

(تفسیر درمنثور)  
اللہ تعالیٰ ہمیں پوری شرائط کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہم پر بھی درود شریف کی برکات نازل کرے اور اپنے فیوض سے بہرہ مند کرے۔ آمین



”نہ بتائے، کوئی میری ماں کو نہ بتائے۔ خدا را میری ماں کو پتہ نہ لگے۔ میں کیا کروں؟ کس طرح اس خبر کو ماں تک پہنچنے سے روکوں؟ اور اگر میری ماں کو علم ہو گیا تو میری ماں مرجائے گی“.....

یہ وہ الفاظ تھے جو میں نے ایک غیر از جماعت دوست کے منہ سے بے ساختہ نکلنے ہوئے سنے۔ وہ غم سے نڈھال پریشان کھڑا بولے جا رہا تھا۔ چند روز گزرنے کے بعد میری اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے بتایا کہ میری ماں کو ہارٹ اٹیک (Heart Attack) ہوا۔ رات کا وقت تھا میں اسے سول ہسپتال میر پور خاص لے گیا۔ ڈاکٹر صاحبان نے علاج شروع کر دیا اسی طرح رات کے پونے بارہ بج گئے۔ میں نے ہمت کر کے ایک ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ کیا میری امی اب خطرے سے باہر ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔

”ہمیں تلی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی سے مشورہ کر لیا جائے“ میں نے سوچا میں تو کبھی ڈاکٹر صدیقی صاحب سے ملا ہی نہیں کوئی واقفیت ہی نہیں اور رات کا کافی ہو گئی ہے کیسے مشورہ کر سکوں گا۔ مگر ہمت کی اور ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے بگلم پر پہنچ گیا۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب سو گئے ہوں گے۔ ملاقات مشکل ہے، صبح مل لینا۔ میں نے اپنی والدہ کی بیماری کا بتایا اس نے کہا اچھا دیکھتا ہوں اگر سوئے نہیں ہوں گے تو بتا دوں گا۔ میری قسمت اچھی تھی ڈاکٹر صاحب ابھی سوئے نہیں تھے اور کمال شفقت سے مجھے اندر بلا لیا۔ جب میں کمرے میں داخل ہوا تو ایک حسین مسکراتا ہوا چہرہ مجھے خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ میں نے سول ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان کا تجویز کردہ نسخہ دکھایا اور والدہ کی رپورٹ دکھائی۔ انہی انہی محبت سے ساری بات سنی، رپورٹ دیکھیں اور تجویز کردہ نسخہ سے ایک دوائی تبدیل کر دی اور کہنے لگے صبح اپنے ہسپتال جاتے ہوئے آپ کی والدہ کو سول ہسپتال میں دیکھتا جاؤں گا فکر مت کریں۔ تلی رکھیں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

کیسے پُراثر الفاظ تھے جن سے دل کو کامل یقین ہو گیا کہ اب میری والدہ صحت یاب ہو جائیں گی۔ میں نے شکریہ ادا کیا، باہر نکلا اور اپنے گھر سے ہوتا ہوا ڈاکٹر ترقی کا ذریعہ ہے۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب صلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل بن اسحاق)

### نجاتِ اُخروی کا ذریعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 131)

### استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا تا کہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مد نظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔“

(رسالہ رویہ یارود جلد 3 نمبر 1 صفحہ 14، 15)

### تنویر باطن کا ذریعہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔  
”بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر گیارہ سو (1100) دفعہ روز درود مقرر کریں یا سات سو (700) دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے..... اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارت رسول کریمؐ بھی ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بہت موثر ہے۔ اور بعد نماز صبح کم سے کم سو (100) مرتبہ استغفار دلی تضرع سے پڑھنا چاہئے۔“

(کتوبات جلد 5 نمبر 3 صفحہ 6، 7)

### گناہوں کا کفارہ اور باطنی پاکیزگی کا ذریعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے ایک کفارہ ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن ابی عاصم)  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اس سے بھی کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے۔ جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو اور آپ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور آپ کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

(تفسیر درمنثور بحوالہ تاریخ خطیب و ترفیہ اصفہانی)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور

عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔

تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھائی۔ اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو بچھیر کر اس سے توشفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوا لیا گیا اور میں نے اس طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی گئی اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر۔ تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی اس پیلال کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔

(ترایق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 208)

### درود شریف کی برکات

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔  
”ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔“

(براہین احمدیہ - روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598)  
”ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوا إِلَيْهِ..... (المائدہ: 36) تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سٹے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں۔ هَذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ۔“

# برصغیر پر 10 صدیوں تک راج کرنے والے مسلمان حکمران

مکرم عطاء النور صاحب

## محمد بن قاسم

(711ء تا 715ء)

حجاج بن یوسف کے بیٹے محمد بن قاسم نے سندھ کو ساحل بحر ہند سے لے کر ملتان تک فتح کیا۔ اس علاقہ میں عرب گورنروں کی حکومت تقریباً 200 سال قائم رہی۔

## سلطان محمود غزنوی

(997ء تا 1030ء)

پہلا حکمران جس نے برصغیر میں مستقل اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالی۔

## شہاب الدین محمد غوری

(1186ء تا 1206ء)

برصغیر میں قیام کرنے والا پہلا مسلمان فرمانروا تھا۔

## افغان سلاطین

افغان سلاطین نے ہندوستان پر تقریباً 330 سال کے عرصہ تک راج کیا۔ ان سلاطین کو 6 خاندانوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ انہیں سلاطین دہلی بھی کہا جاتا ہے۔

## 1- خاندان غلاماں

قطب الدین ایبک	1206ء تا 1210ء
آرام شاہ	1210ء تا 1211ء
شمس الدین اتش	1211ء تا 1236ء
رکن الدین فیروز شاہ اول	1236ء تا 1236ء
رضیہ بیگم اتش	1236ء تا 1240ء
معز الدین بہرام شاہ	1240ء تا 1242ء
علاؤ الدین مسعود شاہ	1242ء تا 1246ء
ناصر الدین محمود شاہ اول	1246ء تا 1266ء

غیاث الدین بلبن	1266ء تا 1287ء
معز الدین یقباد	1287ء تا 1290ء
شمس الدین کیومرث	1290ء تا 1290ء

## 2- خاندان خلجی

جلال الدین فیروز شاہ دوم	1290ء تا 1296ء
رکن الدین ابراہیم شاہ اول	1296ء تا 1296ء
علاؤ الدین محمد شاہ اول	1296ء تا 1316ء
شہاب الدین عمر شاہ	1316ء تا 1316ء
قطب الدین مبارک شاہ	1316ء تا 1320ء
ناصر الدین خسرو	1320ء تا 1320ء

## 3- خاندان تغلق

غیاث الدین تغلق شاہ اول	1320ء تا 1325ء
غیاث الدین محمد شاہ دوم	1325ء تا 1351ء
فیروز شاہ سوم	1351ء تا 1388ء
غیاث الدین تغلق شاہ دوم	1388ء تا 1389ء
ابوبکر شاہ	1389ء تا 1390ء
ناصر الدین محمد شاہ سوم	1390ء تا 1393ء
علاؤ الدین سکندر شاہ اول	1393ء تا 1394ء
ناصر الدین محمود شاہ دوم (2 دور حکومت)	1394ء تا 1401ء اور 1401ء تا 1412ء
نصرت شاہ	1395ء تا 1399ء

تیور کے افغان سرحد سے لے کر دہلی تک ہولناک حملے	1398ء تا 1412ء
دولت خان لودھی	1412ء تا 1414ء

## 4- خاندان سادات

خضر خان	1414ء تا 1421ء
معز الدین مبارک شاہ دوم	1421ء تا 1434ء
محمد شاہ چہارم	1434ء تا 1443ء
علاؤ الدین عالم شاہ	1443ء تا 1450ء

## 5- خاندان لودھی

بہلول لودھی	1450ء تا 1488ء
سکندر خان لودھی	1488ء تا 1517ء
ابراہیم دوم	1517ء تا 1526ء

## 6- خاندان سُوری

شیر شاہ سُوری	1540ء تا 1545ء
اسلام شاہ	1545ء تا 1554ء
محمد پنجم عادل شاہ	1554ء تا 1554ء
ابراہیم خان سوم	1554ء تا 1555ء
احمد خان سکندر شاہ سوم	1555ء تا 1555ء

## مغل سلاطین

مغل سلاطین نے ہندوستان پر تقریباً 320 سال کے عرصہ تک راج کیا۔

ظہیر الدین بابر	1526ء تا 1530ء
-----------------	----------------

نصیر الدین محمد ہمایوں (2 دور حکومت)	1530ء تا 1540ء اور 1555ء تا 1556ء
جلال الدین محمد اکبر (مغل اعظم)	1556ء تا 1605ء
نور الدین محمد جہانگیر	1605ء تا 1627ء
شہاب الدین محمد شاہ جہان	1627ء تا 1658ء
محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر	1658ء تا 1707ء
بہادر شاہ عالم (اول)	1707ء تا 1712ء
معیز الدین جہاندار شاہ	1712ء تا 1713ء
فرخ سیر	1713ء تا 1719ء
شمس الدین رفیع الدرجات	1719ء تا 1719ء
رفیع الدولت (شاہ جہان ثانی)	1719ء تا 1719ء
نیکو سیر محمد	1719ء تا 1720ء
محمد ابراہیم	1720ء تا 1720ء
محمد شاہ المعروف رنگیلا بادشاہ	1720ء تا 1748ء
ایران کے بادشاہ نادر شاہ کا دہلی پر حملہ	1739ء تا 1739ء
احمد شاہ بہادر	1748ء تا 1754ء
عزیز الدین عالمگیر ثانی	1754ء تا 1759ء
شاہ جہان ثالث	1759ء تا 1759ء
شاہ عالم ثانی	1759ء تا 1806ء
معین الدین اکبر شاہ ثانی	1806ء تا 1837ء
سراج الدین بہادر شاہ ظفر	1837ء تا 1858ء

## سلاطین میسور

حیدر علی خان بہادر	تا 1762ء
ٹیپو سلطان	تا 1782ء
	تا 1799ء

## ارکاٹ کے نواب

ذوالفقار علی خان	تا 1690ء
داؤد خان	تا 1703ء
محمد سعادت اللہ خان اول	تا 1710ء
دوست علی خان	تا 1732ء
صغریٰ علی خان	تا 1740ء
سعادت اللہ خان دوم	تا 1742ء
محمد انوار الدین	تا 1744ء
چند صاحب	تا 1749ء
محمد علی دلی جاہ	تا 1752ء
عمدۃ العمارہ	تا 1749ء
عظیم الدولہ	تا 1795ء
عظیم جاہ	تا 1801ء
	تا 1819ء
	تا 1819ء
	تا 1825ء

## سلاطین بنگال

مشرقی بنگال میں 49-1336ء تک فخر الدین مبارک شاہ اور 52-1349ء تک اختیار الدین غازی شاہ حکمران رہے بعد ازاں الیاس شاہ کے دور سے یہ بادشاہت سارے بنگال تک پھیل گئی۔

## ﴿سلسلہ الیاس شاہ- پہلا دور﴾

شمس الدین الیاس شاہ	تا 1342ء
	تا 1358ء

سکندر شاہ اول	تا 1358ء
غیاث الدین اعظم شاہ	تا 1390ء
سیف الدین حمزہ شاہ	تا 1411ء
شہاب الدین بایزید شاہ	تا 1412ء
	تا 1414ء

## ﴿سلسلہ راجہ گنیش﴾

راجہ گنیش	تا 1414ء
	اور 1415ء
	تا 1416ء
	تا 1418ء
جلال الدین محمد شاہ	تا 1415ء
	اور 1416ء
	تا 1418ء
	تا 1433ء
شمس الدین احمد شاہ	تا 1433ء
	تا 1435ء

## ﴿سلسلہ الیاس شاہ- دوسرا دور﴾

نصیر الدین محمد شاہ	تا 1435ء
	تا 1459ء
رکن الدین برک شاہ	تا 1459ء
	تا 1474ء
شمس الدین یوسف شاہ	تا 1474ء
	تا 1481ء
سکندر شاہ ثانی	تا 1481ء
جلال الدین فتح شاہ	تا 1481ء
	تا 1487ء

## ﴿حبشیوں کا سلسلہ﴾

برک شاہ	تا 1487ء
سیف الدین فیروز شاہ	تا 1487ء
	تا 1490ء
ناصر الدین محمد شاہ	تا 1490ء
	تا 1491ء
شمس الدین مظفر شاہ	تا 1491ء
	تا 1494ء

## ﴿سلسلہ حسین شاہی﴾

علاؤ الدین حسین شاہ	تا 1494ء
	تا 1519ء

ناصر الدین نصرت شاہ	تا 1519ء
	تا 1533ء
علاؤ الدین فیروز شاہ	تا 1533ء
غیاث الدین محمد شاہ	تا 1533ء
	تا 1538ء

## ﴿سلیمان کرارانی کا سلسلہ﴾

سلیمان شاہ کرارانی	تا 1564ء
	تا 1572ء
بایزید شاہ کرارانی	تا 1572ء
داؤد شاہ کرارانی	تا 1572ء
	تا 1576ء

## بنگال کے نواب

علاؤ الدولہ مرشد علی خان	تا 1704ء
	تا 1725ء
شجاع الدین محمد خان	تا 1725ء
	تا 1739ء
علاؤ الدولہ سرفراز خان	تا 1739ء
	تا 1740ء
ہاشم الدولہ علی وردی خان	تا 1740ء
	تا 1756ء
مرزا محمد سراج الدولہ	تا 1756ء
	تا 1757ء
میر جعفر علی خان (2 دور حکومت)	تا 1757ء
	اور 1760ء
	تا 1763ء
	تا 1765ء
میر قاسم علی	تا 1760ء
	تا 1763ء
نجم الدین علی خان	تا 1765ء
	تا 1766ء
نجات علی خان	تا 1766ء
	تا 1770ء
اشرف علی خان	تا 1770ء
مبارک علی خان	تا 1770ء
	تا 1770ء
	تا 1793ء
بابر علی خان	تا 1793ء
	تا 1810ء
زین العابدین علی خان	تا 1810ء
	تا 1821ء

احمد علی خان	تا 1821ء
	تا 1824ء
مبارک علی خان ثانی	تا 1824ء
	تا 1838ء
منصور علی خان	تا 1838ء
	تا 1880ء

## اودھ کے نواب

برہان الملک سعادت خان	تا 1722ء
	تا 1739ء
صفر جنگ ابو منصور خان	تا 1739ء
	تا 1754ء
شجاع الدولہ حیدر	تا 1754ء
	تا 1775ء
آصف الدولہ	تا 1775ء
	تا 1797ء
وزیر علی	تا 1797ء
	تا 1798ء
سعادت علی خان	تا 1798ء
	تا 1814ء
غازی الدین حیدر اول	تا 1814ء
	تا 1827ء
سلیمان جاہ حیدر دوم	تا 1827ء
	تا 1837ء
معین الدین محمد علی	تا 1837ء
	تا 1842ء
امجد علی	تا 1842ء
	تا 1847ء
واجد علی	تا 1847ء
	تا 1856ء
برجیس قادر	تا 1856ء
	تا 1857ء

## نظام آف حیدرآباد

نظام الملک چن کچی خان	تا 1720ء
	تا 1748ء
ناصر جنگ	تا 1748ء
	تا 1750ء
مظفر جنگ	تا 1751ء
	تا 1752ء
صلاحت جنگ	تا 1752ء
	تا 1762ء
نظام علی خان	تا 1762ء
	تا 1803ء

1451ء تا 1458ء	قطب الدین احمد دوم
1458ء	داؤد
1458ء تا 1511ء	حمود اول بیکرا
1511ء تا 1526ء	مظفردوم
1526ء	سکندر
1526ء	ناصرخان محمود دوم
1526ء تا 1537ء	بہادر
1537ء	خاندیش کامیران محمد اول
1537ء تا 1554ء	حمود سوم
1554ء تا 1561ء	احمد سوم
1561ء تا 1573ء اور 1583ء	مظفردوم (2 دور حکومت)

### ﴿ خاندان غازی خان چک ﴾

1561ء تا 1563ء	غازی خان بن چک
1563ء تا 1569ء	نصر الدین حسین
1569ء تا 1579ء	ظاہر الدین علی
1579ء تا 1586ء	نصر الدین یوسف
1586ء تا 1589ء	یعقوب

### سلاطین گجرات

1391ء تا 1411ء	ظفرخان مظفراول
1411ء تا 1442ء	احمد اول
1442ء تا 1451ء	محمد کریم

1490ء تا 1498ء اور 1499ء تا 1514ء اور 1517ء	سلطان فتح شاہ (3 بار تخت نشین ہوا)
1526ء تا 1527ء	سلطان ابراہیم اول
1527ء تا 1529ء اور 1540ء تا 1547ء اور 1551ء تا 1552ء	سلطان نازک (3 بار تخت نشین ہوا)
1533ء تا 1540ء	شمس الدین
1555ء تا 1557ء	اسماعیل
1557ء تا 1561ء	حبیب

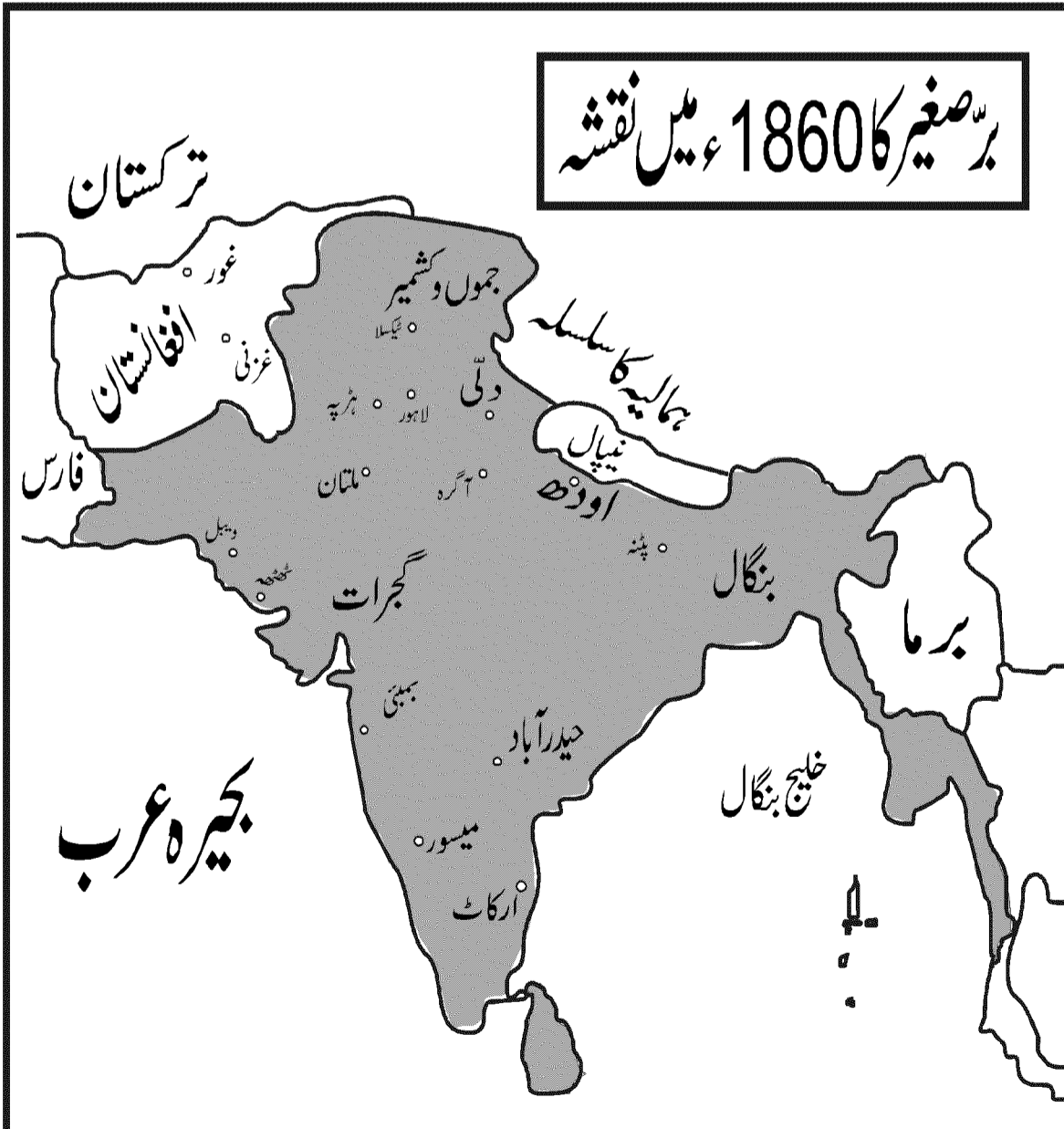
1803ء تا 1829ء	سکندر جاہ
1829ء تا 1857ء	ناصر الدولہ فرخند علی خان
1857ء تا 1869ء	افضال الدولہ میر محبوب علی اول
1869ء تا 1911ء	میر محبوب علی دوم
1911ء تا 1948ء	بہادر فتح جنگ میر عثمان علی خان

### سلاطین جموں و کشمیر

1327ء تا 1346ء	سلطان صدر الدین رتین شاہ
----------------	--------------------------

### ﴿ خاندان شاہ میرزا سواتی ﴾

1346ء تا 1349ء	سلطان شمس الدین شاہ میرزا سواتی
1349ء تا 1350ء	سلطان جمشید
1350ء تا 1360ء	سلطان علاؤ الدین
1360ء تا 1378ء	سلطان شہاب الدین
1378ء تا 1394ء	سلطان قطب الدین
1394ء تا 1417ء	سلطان سکندر بت چمن
1417ء تا 1420ء	سلطان علی شاہ
1420ء تا 1470ء	سلطان زین العابدین شاہ
1470ء تا 1471ء	سلطان حیدر شاہ
1471ء تا 1487ء	سلطان حسن شاہ
1487ء تا 1490ء اور 1498ء تا 1499ء اور 1500ء تا 1526ء اور 1529ء تا 1533ء	سلطان محمد شاہ (4 بار تخت نشین ہوا)





28 مئی 2010ء کو ساخلا ہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

## میرے خاوند مکرم مرزا اعجاز بیگ صاحب

میرا نام امتہ التین بیگ ہے اور میں مرزا اعجاز احمد بیگ کی اہلیہ ہوں جو 28 مئی کو ساخلا ہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ اعجاز احمد بیگ صاحب کے دو بیٹے ہیں دونوں خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں ہیں بڑے بیٹے کا نام مرزا ابتسام احمد بیگ ہے جس کی عمر 9 سال ہے اور یہ 4th کلاس کا طالب علم ہے۔ جب کہ چھوٹے بیٹے کا نام مرزا فراز احمد بیگ اور اس کی عمر ساڑھے سات سال ہے جو کہ 3rd کلاس کا طالب علم ہے۔

مرزا اعجاز احمد بیگ صاحب نہایت ہی شریف الطبع اور نیک انسان تھے ہر گھڑی دوسروں کا خیال رکھنے والے اور ہمیشہ دکھ سکھ میں ساتھ دینے والے تھے میں اور بچے ان کی کمی تازنگی محسوس کرتے رہیں گے میں جب بھی کبھی پریشان ہوتی تھی تو مجھے اتنے پیار محبت سے با اثر الفاظ سے سمجھاتے تھے کہ ایسا محسوس ہونے لگتا کہ کسی مسیحا نے زمنوں پر مرہم رکھ دیا ہو اور میں پھر سے با حوصلہ ہو جاتی اور اپنے کام کاج میں مصروف ہو جاتی وہ ایک بے خوف اور نڈر قسم کے انسان تھے بڑے باہمت اور با حوصلہ کبھی کسی بھی قسم کی پریشانی یا مشکل سے کبھی بھی نہیں گھبراتے تھے بلکہ ہم لوگوں کو سمجھاتے تھے کہ کوئی بھی مشکل پڑ جائے کوئی پریشانی یا مصیبت آ جائے تو اس سے نمٹنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ پریشان بالکل نہیں ہونا اور سب سے ضروری بات اپنے ہوش و حواس پر قابو رکھنا ہے۔ جو نبی آپ نے افراتفری سے کام لیا۔ وہ مصیبت آپ پر حاوی ہو جائے گی کبھی بھی مشکل گھڑی کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا نہیں تو وہ مشکلات آپ کے راستے میں آئی ہوئی آپ کو ناکام کر دیں گی بلکہ آپ نے اس مشکل گھڑی پر خود حاوی ہونا ہے اسی طرح زندگی کے تمام تر معاملات ہیں اگر آپ ان پر عمل کرو گے تو یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے اگر آج میں اتنی باہمت اور با حوصلہ ہوں تو صرف اعجاز صاحب کی وجہ سے ہوں۔ ان کی کہی ہوئی باتیں آج بھی مجھے حوصلہ دیتی ہیں۔ ان کے جانے کا غم اگر چہ زندگی کا ایک حصہ بن گیا لیکن جب کبھی میں زیادہ غم میں مبتلا ہوتی ہوں تو مجھے ایسا احساس ہونے لگتا ہے کہ جیسے وہ کہیں میرے آس پاس ہی موجود ہیں اور مجھے دلا سہ دے رہے ہیں تم نے گھبرانا بالکل نہیں اور اپنی حالت درست کرو اور بچوں کا خیال کرو۔ میں کہیں نہیں گیا تم لوگوں کے پاس ہی ہوں۔ ایسا احساس پیدا ہوتے ہی میں ان اللہ..... پڑھتی

ہوں اور درد شریف کا ورد کرنے میں مصروف ہو جاتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ میں جماعت احمدیہ کی رکن ہوں ایک ایسی جماعت جو پل پل ہمارے ساتھ ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی میں نے خود کو تنہا محسوس نہیں کیا۔

اعجاز صاحب ایک صابر اور شاکر انسان تھے۔ اتنے صابر کہ میں کہتی تھی کہ یہ تو صبر کی انتہا ہو گئی بہت بڑی باتوں پر درگزر کر جاتے تھے حالانکہ میں ان کو بعض دفعہ کہتی کہ آپ کچھ کہتے کیوں نہیں خاموش کیوں ہیں؟ تو جواب میں کہتے میرا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے تم بھی صبر سے کام لو۔

ہماری شادی کو ابھی سات آٹھ دن ہی گزرے تھے باہر دروازے پر دستک ہوئی اعجاز صاحب نے دروازہ کھولا تو ایک بوڑھا شخص اللہ کی راہ میں مانگ رہا تھا۔ اعجاز صاحب نے انہیں اندر بلا لیا مجھے کہنے لگے کچھ کھانے کے لئے ہے تو انہیں دے دو میں نے انہیں کھانا وغیرہ دیا تو اس آدمی نے مجھے دعائیں دیں اور یہ بھی بتایا کہ جب میری بیٹی کی شادی تھی تو انہوں نے میری بیٹی کے جہیز میں ضروری سامان بھی دیا تھا۔ جب وہ جانے لگے تو اعجاز صاحب نے ان کو ایک ڈبل رضائی، تکیہ اور ایک عدد گدا بھی باندھ کے دے دیا کہنے لگے انہیں ان چیزوں کی ضرورت ہے حالانکہ ہم لوگ خود تنگ دستی میں زندگی بسر کر رہے تھے مجھ سے چھوٹے بھائی کا رشتہ انہوں نے کروایا نہ صرف رشتہ کروایا بلکہ شادی کے تمام تر انتظامات بھی سنبھالے اور چھوٹی بہن کی شادی کو بھی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور جو کچھ بھی ان سے ہوسکا زیادہ سے زیادہ میری چھوٹی بہن کی خوشیوں کا خیال رکھا۔

تین چار سال قبل میرے بہنوئی روزگار کے سلسلہ میں سعودی عرب چلے گئے تو مجھے کہنے لگے کہ جب ہم سیر کے لئے جایا کریں گے تو ان کے بچوں کو بھی ساتھ لے جایا کریں گے اور جب ہم سیر کے لئے جاتے تو بچوں کو بھی ساتھ لے کر جاتے انہیں جھولا جھولاتے سلائیڈنگ کراتے کہنے لگے کہ ان بچوں کو یہ احساس نہ ہو کہ ہمارے والد صاحب یہاں نہیں ہیں تو اب ہمیں کوئی گھمانے پھرانے کے لئے بھی نہیں لے کے جاتا۔ جب کبھی میں ابتسام فراز کو کسی بات پر ڈانٹتی تو بچے بھاگ کر اپنے بابا کے پیچھے چھپ جاتے تو مجھے کہتے تھے بچوں کو کچھ نہیں کہنا میرے بچے بہت اچھے ہیں سب کام خود ہی کر لیں گے۔ بچوں سے

بہت پیار کرتے تھے اگر کسی کام سے باہر جاتے تو بچوں کو ساتھ لے جاتے اس غرض سے کہ بچوں کو کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔

نمازوں کو بڑی عمدگی سے ادا کرتے تھے اکثر و بیشتر نماز تہجد بھی ادا کرتے تھے۔ بعض دفعہ تو ایسا بھی ہوا کہ میری رات کو آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ اعجاز صاحب کمرے میں نہیں ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید کہیں باہر چلے گئے جب میں ان کو دیکھنے کے لئے اٹھی تو باہر صحن میں نماز تہجد ادا کر رہے تھے خدا کے حضور سجدہ ریز گڑ گڑاتے ہوئے دعائیں کر رہے ہیں۔

بچے کی پیدائش سے پہلے ہی حضور کی خدمت میں خط تحریر کیا کہ میں بچے کو وقف کرنا چاہتا ہوں چاہے بیٹی ہو یا بیٹا آپ نام تجویز فرمائیں اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد سے نوازا تو حضور نے بچے کا نام ابتسام احمد رکھا اسی طرح دوسرے بیٹے کو بھی وقف نو میں شامل کیا اور حضور نے اس کا نام فراز احمد رکھا۔

ہمیشہ بچوں کو نماز کی نصائح کرتے ہر وقت بچوں کو نماز کی طرف توجہ دلاتے رہتے اور ساتھ میں یہ بھی کہتے کہ اگر میں نہیں بھی ہوں گا تب بھی تم لوگوں نے نماز نہیں چھوڑنی نماز باقاعدگی سے ادا کرتے رہنا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے پانچوں نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو یاد کراتے ہوئے کہتے ہیں کہ بھائی صاحب! بابا نے کہا تھا کہ نمازیں آپ نے باقاعدگی سے ادا کرتے رہنا ہے۔ بزرگوں کا بڑا احترام کرتے تھے۔ اگر کوئی ڈانٹ کر بھی بات کرے تو بھی برا نہیں مناتے تھے۔

ہمارے صدر حلقہ دارالذکر چوہدری خلیل صاحب اور صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن جنرل ناصر صاحب کی دل سے بڑا عزت و احترام کرتے تھے اور ان کی کہی ہوئی بات کبھی بھی نہیں ٹالتے تھے اور مجھے کہتے اگر تم کو کوئی مسئلہ پیش آ جائے اور میں موجود نہ ہوں۔ تو تم نے چوہدری خلیل صاحب کو فون کرنا ہے یا پھر جنرل ناصر صاحب کو ادھر ادھر جانے کی ضرورت نہیں۔

خدا تعالیٰ پر ان کو اس قدر توکل تھا کہ کہتے تھے میرے سب کام اللہ تعالیٰ خود بخود کرتا ہے۔ کسی بھی قسم کی کوئی بھی مشکل آ جاتی وہ کبھی بھی نہیں گھبراتے تھے میں ان سے کہتی یہ مسئلہ اتنا بگڑ گیا ہے آپ کو ذرا بھی فکر نہیں تو کہتے اگر میں گھبرانے لگ جاتا یا پریشان ہو جاتا تو آج میں زندہ نہ ہوتا 15 سال سے میں اکیلاتن تنہا اس گھر میں رہ رہا ہوں۔ اپنی زندگی میں میں نے جتنے غم دیکھے تم تو رتی بھر بھی اس کا اندازہ نہیں کر سکتی تمہیں کیا پتہ کہ غم کیا چیز ہوتی ہے لیکن آج میں پہلی بار غم کے لفظ سے بھی آشنا ہو گئی۔

اور میں دیکھتی تھی کہ ان کے سب کے سب

## الوداع کرنے کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ الوداع کہتے ہوئے یہ دعا کرتے۔ میں تجھے تیرے دین، امانت اور اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا ودع انساناً حدیث نمبر: 3365)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بوقت الوداع رسول اللہ ﷺ کی یہ دعایا بیان کی ہے۔

اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا کرے۔ اللہ تیرے گناہ تجھے بخشے اور جہاں بھی تو ہو تیرے لئے خیر آسان کر دے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا ودع انساناً حدیث نمبر 3366)

کام خود بخود ہو جاتے تھے اس لئے میں نے بھی اعجاز صاحب کو دیکھ دیکھ کر پریشان ہونا چھوڑ دیا اور اپنے ہر معاملہ کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا اور پُرسکون ہو گئی اور اسی بنا پر آج میں خود دیکھ رہی ہوں کہ واقعہ سب کام خود بخود ہو رہے ہیں ایسے جیسے کہ کوئی جادو ہوا ہو، ہم سوچ ہی رہے ہوتے ہیں کہ وہ کام ہو کر ہمارے سامنے آ جاتا ہے بس میں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نیکی پر قائم رکھے اور بچے بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ آمین

شہادت کو ابھی آٹھ دس دن گزرے تھے میں نے اعجاز صاحب کو خواب میں دیکھا خواب میں مجھے اس بات کا علم ہے کہ اعجاز صاحب کی شہادت ہو چکی ہے اور اعجاز صاحب کو بھی علم ہے کہ ہم خواب میں ملاقات کر رہے ہیں۔ جیسے معمول کے مطابق میں ہر کام اعجاز صاحب سے پوچھ کر کرتی تھی اسی طرح خواب میں بھی گھر کیلئے معاملات پر بات کر رہی تھی تو مجھے کہتے ہیں کہ جو کوئی بھی جو کچھ کر رہا ہے۔ تم اسے کرنے دو تم خاموش رہو اور اپنے سارے کام اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو۔

اپنے دل کی بات کرتے ہوئے کہنے لگے تم لوگوں سے دور جانے کو میرا دل نہیں کرتا اور ویسے بھی میں تم لوگوں میں موجود ہوتا ہوں اور تم لوگ جو بھی باتیں کر رہے ہوتے ہو میں سن رہا ہوتا ہوں۔ باتیں کرتے کرتے میں نے اٹھ کر مٹی کے گھڑے سے ایک گلاس میں پانی لیا اور اسے پی لیا جب میری آنکھ کھلی تو میری طبیعت میں ایک سکون سا تھا اور خود بڑا ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ثابت قدم رکھے اور ہر آن ہم خدا کے حضور جھکنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین



## صحت مندانہ زندگی۔ جدید جائزوں کی روشنی میں

ہم میں سے ہر شخص اس بات کا متنبی ہے کہ وہ صحت اور تندرستی والی زندگی پائے۔ اس غرض کے لئے ہم اپنی سی سعی بھی کرتے رہتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر اس منزل مقصود کو پانے کے طریق کار سے کچھ بہت زیادہ متفق بھی نہیں ہوتے ہیں۔ ہمارے دیہات میں اس بات پر یقین رکھنے والوں کی اکثریت ہے جو یہ خیال رکھتے ہیں کہ خوب مرغن غذائیں اور خوب پیٹ بھر کر کھانا ہی صحت اور تندرستی کی نشانی وضمانت ہے، جبکہ ایک گروہ یہ خیال رکھتا ہے کہ جتنا بھی کم کھایا جائے اور بالخصوص مرغن غذاؤں اور گوشت سے جس قدر بھی اجتناب کیا جاوے اتنا ہی صحت اور تندرستی کے لئے بہتر ہے۔ کچھ احباب یہ خیال رکھتے ہیں کہ جو مرغن کھانا کھاؤ مگر خوب بھاگو دوڑو اور فعال زندگی بسر کی جائے کہ یہی کلید کامیابی و صحت ہے جبکہ ایک طبقہ فکر کا یہ خیال ہے کہ سبزی، دال اور پھل پر مشتمل خوراک ہی صحت کی ضامن ہے۔

17 اگست 2009ء کے مشہور امریکی ہفتہ وار رسالہ TIME میں ایک دلچسپ اور خیال انگیز تحقیقی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں، بہت سے عمومی صحت کے حوالہ سے Myths کی نفی کی گئی ہے۔ اس رپورٹ کا ماخذ امریکہ کے افراد اور وہاں کے تحقیقاتی ادارہ جات ہیں۔ اس کے مطابق امریکہ میں 1993ء میں دو کروڑ بیس لاکھ افراد Health Clubs کے رکن تھے جبکہ ان کی تعداد چار کروڑ پچاس لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اسی طرح 1980ء میں 47 فیصد لوگ باقاعدہ ایکسرسائز کرتے تھے جبکہ ان کی تعداد 57 فیصد ہو چکی ہے۔ صحت مندانہ مشاغل میں اسی اضافے کے باوجود امریکی عوام کی عمومی صحت میں گراؤ اور مٹاپا کے شکار افراد کی تعداد میں اس عرصہ کے دوران حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت ہر تین افراد میں سے ایک امریکی فرد مٹاپا کا شکار ہے اور مزید ایک فرد امریکی حکومت کے مقرر کردہ معیار صحت کے مطابق زائد الوزن ہے۔ ان حالات نے اہل علم کو اس امر کی طرف ابھارا کہ وہ اس بات کی تحقیق کریں کہ آخر کیا وجوہات ہیں کہ ماضی قریب میں صحت کے لئے عمومی طور پر بہت تحقیق ہونے اور عوام الناس کا بالعموم صحت کے لئے زیادہ تگ و دو کرنے کے باوجود عمومی صحت پر زیادہ خوشگوار اثرات کیوں مرتب نہ ہوئے ہیں۔

اہل علم کے ہاں یہ خیال راسخ ہو چلا ہے کہ یہ خیال کہ زیادہ جسمانی مشقت وزن کم کرنے کا موجب بنتی ہے کا حقیقت سے کچھ بہت قریبی تعلق نہ ہے۔ درحقیقت عامۃ الناس کا اور ڈاکٹر صاحبان کا ایکسرسائز

کی طرف راغب ہونے کا کا طرز عمل انسانی تاریخ میں بہت پرانا بھی نہیں ہے۔ 1960ء تک ڈاکٹر حضرات، بالخصوص عمر رسیدہ افراد کو، سخت ایکسرسائز سے منع کیا کرتے تھے۔ جبکہ اب ڈاکٹر حضرات عوام کو بلکہ مریضوں کو بھی ایکسرسائز کی طرف بشت راغب کرتے ہیں۔ ایکسرسائز کرنے سے بلاشک مختلف بیماریوں کے خلاف قوت مزاحمت میں واضح طور پر اضافہ ہوتا ہے، بالخصوص دل، کینسر، ذیابیطس (شوگر) اور بہت سی دیگر بیماریوں کے، مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ایکسرسائز کی افادیت برائے وزن کنٹرول بہت بڑھا چڑھا کر بیان کی جاتی رہی ہے۔ جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ وزن کم کرنے کے لئے ایکسرسائز کی افادیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایکسرسائز کرنے سے ہم کیلوریز کو زیادہ خرچ کرتے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ ایکسرسائز ہماری بھوک کو بھی بڑھا دیتی ہے اور ہم نے جتنی کیلوریز خرچ کی ہوتی ہیں اس سے بہت زیادہ کیلوریز ہضم کر جاتے ہیں جس کے سبب وزن بڑھ جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں مشہور و معروف محققین نے 464 خواتین پر مشتمل چار گروپس تشکیل دیئے اور ان میں سے تین گروپس کی خواتین کو بالترتیب 136،72 اور 194 منٹس ہفتہ وار سخت ایکسرسائز چھ ماہ تک کروائی۔ جبکہ چوتھے گروپ کی خواتین کو اپنے معمول کے اوقات جاری رکھنے کا کہا۔ ان تمام گروپس کی خواتین سے کہا گیا کہ وہ اپنے معمول کی خوراک جاری رکھیں۔ محققین یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تمام گروپس کی خواتین نے ایک حد تک وزن کم کیا۔ مگر جو خواتین چھ ماہ تک سخت ایکسرسائز کرتی رہیں تھیں ان کے اور جو خواتین معمول کے اوقات کار کو جاری رکھے رہیں ان کے وزن کم کرنے کی نسبت میں کوئی بہت واضح فرق نہ دیکھا گیا۔ محققین یہ خیال کرتے ہیں کہ عین ممکن ہے کہ جن خواتین کو معمول کی خوراک اور اوقات کار کو جاری رکھنے کے لئے کہا گیا تھا۔ انہیں ماہانہ سوالنامہ جو کہ وہ ہر ماہ بھر کر دیتی رہیں، کی وجہ سے انہوں نے اپنی خوراک بالخصوص میٹھا کھانا کم کر دیا ہو۔ اس تحقیق کے دوران یہ بھی واضح ہوا کہ ہر گروپ کی کئی خواتین کا وزن بڑھ گیا۔ اہل علم کے نزدیک اس کی دو ممکنہ وجوہ ہو سکتی ہیں اول تو وہی کہ جو خواتین ایکسرسائز والے گروپ میں شامل تھیں۔ ان کا یہ خیال کہ وہ عام ڈگر سے بڑھ کر کھانا کھانے کی ”عیاشی“ کی متحمل ہو سکتی ہیں، دوم یہ کہ ان خواتین کا سخت ایکسرسائز کرنے کے سبب تھکاوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے روزمرہ کے معمولات میں کم متحرک ہونا۔

اسی طرح ایک دوسرے گروپ کے محققین نے

تین مختلف سکولوں کے بچوں کے گروپس کا مشاہدہ کیا۔ ایک گروپ پرائیویٹ سکول کہ جہاں سکول کے اوقات میں سخت ایکسرسائز اور قوانین پر سختی سے عمل درآمد کروایا جاتا تھا اور انتہائی متمول افراد کے بچے ہی تعلیم حاصل کرتے تھے، کے بچوں پر مشتمل تھا جبکہ دوسرا گروپ عام سکول کے بچوں پر مشتمل تھا اور تیسرا گروپ نسبتاً درمیانی کلاس کے افراد کے بچوں پر مشتمل تھا۔ یہ بات مشاہدہ میں آئی کہ پرائیویٹ سکول کے بچوں اور دیگر سکول کے بچوں کے وزن کنٹرول کے حوالہ سے کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ محققین کے نزدیک پرائیویٹ سکول کے بچے سکول میں سخت ایکسرسائز کرنے کے سبب تھکاوٹ کے ہاتھوں سکول کے اوقات کار کے بعد بالعموم کسی قسم کی جسمانی مشقت سے رکتے رہتے تھے اور اس خیال کے زیر اثر کہ انہوں نے سکول میں بہت مشقت کی ہے عموماً زیادہ کھانا کھانے پر آمادہ رہتے تھے جبکہ دیگر سکولوں کے بچے سکول سے گھر آ کر بھی خوب متحرک اور فعال رہتے تھے اس سبب ان کا وزن بہتر رہا نسبتاً پرائیویٹ سکول کے بچوں کے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلز، چربی (Fats) کی نسبت بہتر طور پر کیلوریز کو استعمال (Process) کرتے ہیں۔ ایک کلوگرام مسلز عام حالات میں تین کیلوریز یومیہ خرچ کرتے ہیں۔ جبکہ ایک کلوگرام چربی روزانہ ایک کیلوری خرچ کرتی ہے۔ اسی طرح پانچ کلو گرام چربی کو مسلز میں بدلنے پر، جو کہ ایک بہت بھاری کامیابی ہے، آپ صرف ایک چائے کا پتلی کھن زیادہ کھانے کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ امریکی کالج آف سپورٹس میڈیسنز اور امریکی ہارٹ ایسوسی ایشن اس بات کی ہدایت کرتی ہیں کہ وزن کم کرنے کے لئے ممکنہ حد تک 60 سے 90 منٹ تک روزانہ ایکسرسائز کی جانی چاہئے۔ اس بات پر عمل کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ چند افراد نے دو سے تین سینٹی میٹر تک کمر میں کمی کی، جو کہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔ سائنسدان حیران ہونے لگے ”یا الہی یہ ماجرا کیا ہے“۔

ہم جب بھی اپنی جسمانی ضرورت سے زیادہ کچھ بھی کھاتے ہیں وہ زائد خوراک چربی کی صورت میں ڈھل جاتی ہے۔ ہمارے اور جانوروں کی تخلیق میں ایک عنصر واضح طور پر مختلف ہے۔ اس کا نام Brown Fat ہے۔ یہ عنصر جانوروں میں جب طاقت (Energy) کی ضرورت ختم یا کم ہو جاتی ہے۔ تو یہ غذا کو طاقت (Energy) میں تبدیل ہونے کا عمل روک دیتا ہے اور غذا کو جسم کے درجہ حرارت بڑھانے میں خرچ کرنا شروع کر دیتا ہے جس سے کیلوریز مزید آسانی سے خرچ ہوتی چلی جاتی ہیں اور مٹاپے کے کم ہونے کا سبب بنتا ہے۔ اس کے برعکس انسانوں میں Brown Fat کا عنصر نہایت نہایت درجہ کم واقع ہوا ہے۔ (اس عنصر کی انسانوں میں موجودگی کا علم بھی صرف پچھلے سال ہی ہوا ہے) اس وجہ سے ہم جو بھی کھاتے ہیں اس کا غالب حصہ طاقت (Energy)

میں تبدیل ہو جاتا ہے اور جو طاقت (Energy) ہماری ضرورت سے زائد ہوتی ہے وہ تقریباً فوری طور پر چربی (Fat) میں تبدیل ہو کر مٹاپا کا موجب بن جاتی ہے۔ اس حقیقت حال کے پس منظر میں جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کیوں موجودہ زمانہ میں بالعموم ایکسرسائز کی جانب زیادہ رجحان ہونے کے باوجود مٹاپا کے شکار افراد کی تعداد روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اکثر و بیشتر افراد جسمانی مشقت کے بعد اس غلط فہمی کا شکار ہو کر کہ وہ اب زیادہ کھانا کھانے کی عیاشی کے متحمل ہو سکتے ہیں انہوں نے جس قدر قوت (Energy) خرچ کی ہوتی ہے اس سے بہت زائد قوت (Energy) ہڑپ کر جاتے ہیں اور نتیجہً مٹاپے کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ایک طبقہ احباب اس خیال کے بھی ہیں کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ جسمانی مشقت اور اس کے نتیجے میں لگنے والی بھوک کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ محققین اس بات سے اتفاق نہ کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مسلز اور اپنی ذات (بھوک) پر کنٹرول دراصل ایک دوسرے کی مخالف سمت میں عمل پیرا ہونے کے اصول کے تحت کام کرتے ہیں۔ آپ جس قدر مسلز کو استعمال کرتے ہیں اسی قدر اپنی ذات (بھوک) پر کنٹرول کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر آپ ایک گھنٹہ بھاگنے، ایکسرسائز کرنے پر خود کو آمادہ کرتے ہیں تو غالب امکان یہی ہے کہ اسی قدر آپ کا اپنی ذات پر کنٹرول (Self Regulatory Capacity) کم ہو جائے گا۔ تحقیقات نے یہی بات عیاں کی ہے کہ جسمانی مشقت کے بعد آپ ہلکی غذا کی نسبت، خوب مرغن اور بھاری غذا کی طرف زیادہ راغب ہوں گے۔ کھانے کی لگن کا آپ کی جسمانی مشقت (Physical Activity) کے ساتھ چولی دامن کا ناٹھ ہے۔ بالعموم جو یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جسمانی مشقت کے نتیجے میں Energy Gap میں کمی واقع ہوتی ہے وہ حقیقت حال سے بعید تر ہے۔ (سائنس کی اصطلاح میں Energy Gap، ہم جو کیلوریز لیتے اور جو جسمانی مشقت کے نتیجے میں جو کیلوریز خرچ کرتے ہیں، ان کے درمیان تفاوت کا نام ہے) عملاً یہ تفاوت کم ہونے کی نسبت زیادہ کھانا کھانے کے سبب بڑھ جاتا ہے۔

پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایکسرسائز، جسمانی مشقت کا کچھ فائدہ بھی ہے یا کہ نہیں؟ یقیناً اس کے بہت سے فوائد ہیں، اس سے دل، دماغ اور ذہنی استعداد کی صحت و اہلیت پر بہت خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ البتہ اس بات پر ابھی اتفاق نہیں ہو سکا ہے کہ کیا سخت ایکسرسائز ان تمام فوائد کا منبع ہے یا کہ ہلکی جسمانی مشقت اور اپنے آپ کو دن بھر متحرک رکھنے سے یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بعض محققین کا یہ خیال ہے کہ سخت ایکسرسائز کے نتیجے میں ہمارے دماغ میں موجود

مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب

## مکرم سمیع اللہ صاحب (گوٹھ احمد پور ضلع ساگھڑ) کی یاد میں

خاکسار کی تقرری جب گوٹھ احمد پور ضلع ساگھڑ ہوئی تو جس انسان کے ساتھ سب سے زیادہ وقت گزارا وہ یہی فرشتہ سیرت انسان تھا۔ (تقریباً 5 سال) بظاہر معمولی الیکٹریشن اور موٹر مکینک۔ شہداد پور بازار میں آپ کی دکان کیا تھی؟ ایک نماز سٹر، دفتر دعوت الی اللہ، حلقہ شہداد پور کی جماعتوں احمد پور، فتح پور کے احباب کی آماجگاہ، آپ روزانہ باجماعت نماز ظہر ادا کرتے جس میں خاکسار حاضر ہوتا اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب شامل ہوتے۔

مہمان نوازی ایسے کوئی بھی مرکز سے مہمان آئے آپ فوری طور پر اس کے لئے کھانے چائے اور جوس کا اہتمام کرتے اور اس کو جہاں جانا ہوتا خود یا اپنے شاگرد کے ذریعہ پہنچاتے اور اس میں بڑی خوش محسوس کرتے کہ یہ حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں جن کی خدمت کی ہمیں توفیق مل رہی ہے۔

دعوت الی اللہ کے حوالہ سے اتنا شوق تھا کہ مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ساگھڑ تشریف لاتے اور جب آپ کو پتہ چلتا کہ حافظ صاحب تشریف لا رہے ہیں تو خاکسار کے پیچھے پڑ جاتے کہ مرئی صاحب ان کو میرے ڈیرے پر جلسہ سیرت الہی کے لئے بلائیں چنانچہ جب حافظ صاحب OK کر دیتے تو پھر ان کی خوشی دیدنی ہوتی تھی۔ تو پھر کیا فیکٹریوں کے مالکان کیا مینیجر صاحبان کیا وڈیرے اور کیا عام آپ کی دکان کے مزدور سب کو دعوت دیتے اپنے گھر پر کریمیاں کرایہ پر منگواتے۔ سٹیج سجاتے کھانے کا انتظام کرتے اور ہر قسم کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے۔ چالیس سے پچاس مہمانوں کا انتظام کرتے۔

ساگھڑ میں پہلی شہادت مکرم ڈاکٹر پاشا صاحب کی ہوئی۔ خاکسار اس وقت وہاں موجود تھا۔ خاکسار نے سمیع اللہ صاحب کو فوری اطلاع دی آپ فوراً پہنچ گئے۔ پھر ساگھڑ جانے کا پروگرام بنایا۔ کہتے تھے کہ یہ کتنے خوش نصیب لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ شہادت کا رتبہ دے رہا ہے۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا اپنی دکان پر حضرت مسیح موعود کی تصویر لگائی ہوئی تھی۔ جس کو بڑے پیارے انداز سے دیکھتے تھے۔ پھر جب ڈش کا دور آیا تو سب سے پہلے اپنے گھر اور پھر دکان پر لگانے کا پروگرام بنایا دکان بہت چھوٹی تھی ارد گرد بلندو بالا عمارتیں اور ساتھ ہی گیارہ ہزار وولٹیج (11kv) لائن گزرتی تھی۔ خاکسار نے کہا سمیع صاحب مجھے نہیں لگتا کہ یہاں ڈش کے سگنل آسکیں گے کہنے لگے کہ کوشش کر کے دیکھتے ہیں۔ جب ڈش لگائی اور اللہ کے خاص فضل سے ہی میں سمجھتا ہوں کہ وہاں سگنل پہنچے ہوں گے ورنہ بظاہر کوئی صورت نہ تھی اور ڈش پر پیارے آقا کا خطبہ جمعہ آیا۔ تو سب شاگردوں کو کام بند کروا کے

خطبہ سننے کے لئے بلا لیا۔ خود بھی خطبہ سنا اور دوسروں کو بھی یہ فیض پہنچایا۔ اس دن آپ بہت خوش تھے اور پھر تو ہر روز یہ پروگرام جاری رہے دور دور سے لوگوں کو کپڑ کر کوئی نہ کوئی پروگرام سناتے۔

آپ نے دو شادیاں کی تھیں پہلی بیوی اکیلی کنیڈا چلی گئی لیکن آپ کے بچے یہاں پر تھے جن میں تین بیٹیاں ظل ہما شفقت اور میمونہ اور ایک بیٹا مبارز احمد تھا۔ سب بچوں کو قرآن مجید سادہ اور ترجمہ سے مجھ سے پڑھواتے۔ خاکسار روزانہ ان کے ڈیرہ پر کلاس لگاتا بہت خوش ہوتے تھے اور بار بار میرا شکر یہ ادا کرتے کہ خاکسار کہتا کہ یہ تو میرا فرض ہے لیکن کہتے کہ یہ آپ کا احسان ہے کہ آپ احمد پور میں بھی کلاس لگاتے ہیں اور پھر ہمیں بھی آپ اتنا وقت دیتے ہیں۔ آپ کا ایک ہی شوق تھا کہ بچے جماعت کے ساتھ چٹ جائیں۔ عام دینی معلومات اور مسائل ان کو سکھاتا تو بہت خوش ہوتے۔ آپ کی دوسری بیوی سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی۔ ابھی بہت چھوٹے تھے لیکن ان کو بھی پڑھانے کی بھی بہت فکر تھی۔

مکرم رانا سلیم احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع جو آپ سے پہلے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اکثر آپ کی دکان پر آتے اور بعض اوقات وقت کی کمی کے باعث مرکزی ڈاک آپ کو دے جاتے آپ اگلے دن زعماء تک پہنچا دیتے اور اس میں خوش محسوس کرتے جماعتی خدمت کو عبادت سمجھ کر سرانجام دیتے۔ آپ کی دکان پر مبارک احمد صاحب قاضی ضلع کام کرتے تھے وہ اکثر جماعتی کاموں کی وجہ سے کبھی مرکز کبھی ضلع کی جماعتوں کا دورہ کرتے تھے کبھی بھی آپ نے مرکز جانے سے ان کو منع نہیں کیا۔ آپ کی دکان پر ہر وقت دعوت الی اللہ کا ماحول رہتا۔ آپ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ میرے ڈیرہ کے قریب ایک گوٹھ میں ایک سخت معاند مولوی رہتا تھا جو اکثر آپ کا نام لے کر آپ کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتا تھا۔ لیکن آپ کبھی اس کی باتوں کا برا نہیں مناتے تھے کہتے ہیں کہ ایک رات دکان سے لیٹ گھر آ رہا تھا اندھیری تھی کیا دیکھا کہ ایک آدمی اور اس کے ساتھ ایک عورت سڑک پر کھڑی ہے اس نے ہاتھ دیا۔ کہتے ہیں میں نے موٹر سائیکل کی روشنی میں دیکھ لیا کہ یہ وہی مولوی ہے جو حضرت مسیح موعود اور مجھے گالیاں دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ فوری طور پر میں نے بے ریک لگائی وہ مولوی التجا کر رہا تھا کہ میری بیوی بیمار ہے اور اس کو ہسپتال لے کر جانا ہے میں نے ان کو کہا کہ آپ پیچھے بیٹھ جائیں اور اپنی بیگم کو ساتھ بٹھا لیں چنانچہ جب وہ بیٹھ گئے تو کہتے ہیں کہ کچھ دیر کے بعد اس کے رونے کی آواز آنے لگی میں نے کہا خیر ہو مولوی صاحب کیا بات ہے کہنے لگا کہ آج اس وقت

کوئی بھی ہوتا مجھے کبھی نہ اٹھاتا اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ وہ شخص جس کو میں روزانہ گالیاں دیتا ہوں اس کا حوصلہ کتنا ہے کہ اس نے مجھے پہچان کر پھر بھی بے ریک لگا لی ہے اور میری مدد کی ہے آپ نے کہا کہ یہ تو میرا فرض ہے پھر نہ صرف اس کو ہسپتال داخل کرایا بلکہ اس کو ساتھ لے کر میڈیکل سٹور والے کے پاس آئے اور اس کو کہا کہ یہ مولوی صاحب جو دوڑائی لیں ان کو دے دینا۔ پیسے میں ادا کروں گا۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ مولوی صاحب میرا اتنا گریہ ہوا کہ اس نے کبھی ہمارے خلاف بات نہ کی اور اس طرح آپ نے اس کا دل جیت لیا۔ وہ کبھی کبھی آپ کی دکان پر بھی آتا تھا آپ اس کی تواضع کرتے اور ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتے تھے۔

آپ سے اگر کوئی راستہ پوچھتا تو کوشش کرتے کہ اس کے ساتھ جا کر اس کو منزل مقصود تک پہنچاتے ورنہ اتنا اچھا راستہ بتاتے کہ پھر اس کو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت پیش نہ آتی اور وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا۔ یہ بات شاید آپ کے دشمنوں تک کو بھی معلوم ہو گئی تھی کہ انہوں نے بھی آپ کو گولی مارنے سے پہلے کسی ہستی کا پتہ پوچھا اور آپ ان کو اس کا راستہ سمجھا رہے تھے کہ دوسرے بد بخت نے آپ کے سر پر فائر کر دیا جس سے آپ موقع پر ہی راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور دشمن نے ایک اور ہیرا ہم سے چھین لیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپ کے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے اور احباب جماعت کو یہ صدمہ صبر اور حوصلہ سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



### بقیہ صفحہ 5

Self Control Muscle کمزور ہو جاتے ہیں اور ہم زیادہ اور مرغن کھانے کی طرف زیادہ راغب ہوتے ہیں جو آخر کار مٹاپا کا موجب بنتا ہے۔ جبکہ مستقل اور تواتر کے ساتھ دھیمے دھیمے دن بھر اپنے آپ کو متحرک اور مشغول رکھنا اسی قدر کیوریٹ کے خرچ کا سبب بنتا ہے جتنا کہ کچھ وقت کے لئے سخت ایکسرسائز کرنے کے بعد دن بھر نسبتاً غیر متحرک طرز زندگی اختیار کرنے سے۔

ان حقائق کے پس منظر میں آنحضرت ﷺ کے دو ارشادات جن کا مفہوم یہ ہے کہ ”سب سے بہتر طرز عمل میانہ روی ہے“ اور دوسرا فرمان کہ ”نیکی وہی افضل ہے جو مستقل کی جاوے“ کی حقانیت کا ایک اور رنگ اور خوشبو عیاں ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی عمر مستعار کے آخری ایام میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ ان کی خواہش ہے کہ وہ اس بات کو ثابت کرنے کے حوالہ سے بھی ایک کتاب لکھیں جس میں قوانین قدرت کا روحانی زندگی پر بھی اسی طرح منطبق ہونا ثابت کیا جاوے جس طرح وہ مادی زندگی پر لاگو

مکرم نعیم احمد شاہ صاحب مرئی سلسلہ

## مکرم خضر حیات صاحب مرحوم

### سلانوالی کے اوصاف

ایک پیارا انسان مکرم خضر حیات صاحب جو کہ سلانوالی ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے مورخہ 22 جنوری 2010ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ مکرم خضر حیات صاحب میں بہت سی خوبیاں تھیں جماعتی کاموں میں بے لوث خدمت کا جذبہ آپ کے اندر بہت بھرا ہوا تھا جب بھی کسی جماعتی کام کے متعلق بتایا جاتا فوراً تمام کام کاج چھوڑ کر حاضر ہوجاتے اسی طرح جماعتی میٹنگز میں بروقت شامل ہونا آپ کا اندر نمایاں وصف تھا دعوت الی اللہ کا جذبہ بھی آپ کے اندر جنون کی حد تک تھا۔ جب بھی موقع ملتا بڑے احسن انداز میں دعوت الی اللہ کرتے۔

مرکز کے نمائندے سے خاص کروا حقین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے آپ نے چند سال باوجود ویکہ آپ کے آٹھ بچے تھے اپنے گھر کا نصف حصہ مرئی سلسلہ کی رہائش کے لئے وقف کیا ہوا تھا آپ خود تو پرائمری پاس تھے مگر تنگدستی کے باوجود بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے ایک بیٹے مرئی سلسلہ ہیں جبکہ دوسرا بیٹا جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

جماعتی خدمات کے حوالے سے آپ لمبا عرصہ صدر جماعت رہے پھر بطور سیکرٹری مال بھی جماعت کی خدمت کی اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد بھی رہے۔ تمام خدمات خلوص نیت کے ساتھ نبھائیں۔ آپ کو دومرتبہ اسیر راہ مولیٰ کا بھی شرف حاصل ہوا چنانچہ 1997ء میں کلمہ کیس کے تحت اسیر راہ مولیٰ رہے اور 2009ء میں دعوت الی اللہ اور بیت الذکر بنانے کے کیس میں اسیر رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ دونوں دفعہ بڑی استقامت کے ساتھ اپنی اسیری کے وقت کو گزارا۔

غرضیکہ آپ کے اندر بے شمار خوبیاں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد اور دوسرے رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اسی طرح ان کے اندر بھی جماعت کی خدمت کا جذبہ پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا  
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہوتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم تعلیمات ربانی کی ہمہ جہت خوبصورتیوں کی حقیقت کو خوب سمجھنے والے اور انہیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں اختیار کرنے والے بن جائیں۔ آمین



# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر راہبر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آن لائن درج ہیں۔

## سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

مکرم کرل (ر) غلام محمد اقبال صاحب آف گلبرگ لاہور ولد مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مورخہ 22 ستمبر 2010ء کو عمر 93 سال بقضائے الہی انتقال کر گئے۔ آپ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تالیف بھائی اور برادر نسبتی، محترمہ امۃ الحفیظہ سلام صاحبہ کے حقیقی بھائی اور حضرت میاں معراج الدین عمر صاحب آف دہلی دروازہ لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مورخہ 23 ستمبر 2010ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان نے اجتماعی دعا کروائی۔ مرحوم نہایت منکسر المزاج، حلیم الطبع، صابروشا کر، خلافت کے شیدائی اور دعا گو وجود تھے۔ آپ بفضل خدا 1941ء سے نظام وصیت میں شامل تھے۔ بہت خوش الحان تھے اور جوانی کے زمانہ میں قادیان میں حضرت مصلح موعود کی موجودگی میں کئی مرتبہ نظم پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ بیت انصافی قادیان میں ندا کہنے کا شرف بھی پاتے رہے۔ قرآن کریم کی تلاوت اور تفسیر کا مطالعہ نہایت شوق اور باقاعدگی سے کیا کرتے۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجویشن کے بعد برٹش آرمی جائن کی اور برما فرنٹ پر جنگ عظیم دوم میں شامل ہوئے۔ پھر آفیسر کے طور پر فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان آرمی میں لاہور، رسالپور، پشاور، کوئٹہ اور ڈھاکہ وغیرہ مختلف مقامات پر خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ 36 سال قبل 49 سال کی عمر میں رحلت کر گئی تھیں۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں ان کی وفات کا صدمہ بھی نہایت حوصلے سے

برداشت کیا اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا ہر ممکن خیال رکھنے کی توفیق پائی۔ احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی چادر مغفرت میں ڈھانپ لے، آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم سلطان احمد ظفر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم مکرم ولی محمد صاحب (ر) معلم وقف جدید مورخہ 21 اگست 2010ء کو بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ آپ بفضل خدا موصی تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اولاد شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ آپ واقف زندگی تھے اور آپ نے اپنی ساری زندگی جماعت کی خدمت میں بسر کی اور ہر طرح کی تنگی و تکلیف کے باوجود کبھی اپنی زبان سے حرف شکایت ادا نہ کیا اور اپنے ہر طرح کے فرائض اپنی زندگی میں ادا کئے حتیٰ کہ اپنے آخری دن کی تمام نمازیں بھی ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے آپ کی طبیعت خراب ہونا شروع ہوئی اور آدھے گھنٹے کے اندر اندر اپنے مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمے کو حوصلے اور صبر سے برداشت کرتے ہوئے نیز آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

خاص سونے کے حسین زیورات  
منور جیولرز  
اقصی روڈ ربوہ 047-6211883  
پروپرائیٹری میاں منور احمد قمر 0321-7709883

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ  
گوہل پیکیٹ ہال ایڈیٹو موبائل گیسٹریگ  
خوبصورت انٹیر نیئر ڈیکوریشن اور لنڈ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست انٹیرکنڈیشننگ  
(بنگ جاری ہے)  
047-6212758, 0300-7709458  
0300-7704354, 0301-7979258

# سینٹ ونسنٹ اور گریناڈینز

جماعت احمدیہ کا نفوذ اس ملک میں پانچ سال قبل ہوا

سرکاری نام: سینٹ ونسنٹ و گریناڈینز (State of Saint Vincent and Grenadines)

محل وقوع: ویسٹ انڈیز

حدود اربعہ: اس کے شمال میں سینٹ لوشیا۔ مشرق میں بارباڈوس اور جنوب میں گریناڈا واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال: جنوب مشرق بحیرہ کربین میں واقع سینٹ ونسنٹ جزیرہ اور گریناڈینز کے 100 شمالی چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ایک ملک ہے۔ یہ بحیرہ کربین میں واقع ونڈورڈ آئی لینڈ کا حصہ ہیں۔ سینٹ ونسنٹ کا رقبہ 344 مربع کلومیٹر ہے۔ جبکہ باقی تمام جزایروں کا رقبہ صرف 17 مربع میل ہے۔ ان میں گریناڈینز، بیکیا، کیوآن، موئٹیک، میریاڈ اور یونین قابل ذکر ہیں۔ سینٹ ونسنٹ جزیرہ آتش فشانی پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ جس کو شمال سے مشرق کی جانب گھنے جنگلوں کے بہت بڑے سلسلے نے گھیرا ہوا ہے۔ سب سے بلند چوٹی لاسوفیر ہے جو کہ ایک سخت آتش فشانی ہے اور جزیرے کے شمالی حصے میں واقع ہے۔ ساحل کی لمبائی 84 کلومیٹر ہے۔

رقبہ: 388 مربع کلومیٹر

آبادی: ایک لاکھ 21 ہزار نفوس (2000ء)

دارالحکومت: کنگز ٹاؤن (Kingstown)

بلند ترین مقام: لاسوفیر (1234 میٹر)

بڑے شہر: جارج ٹاؤن، کلفٹن، پورٹ ایلیزبتھ، فورٹ چارلٹ، لیو، چائیلڈز، باروآلی، فینسی

سرکاری زبان: انگریزی (فرنجی)

مذہب: عیسائیت (پینٹیکوٹل - میتھوڈسٹ)

اہم نسلی گروپ: افریقی حبشی 95 فیصد۔ مشرقی انڈین 5 فیصد۔

یوم آزادی: 27 اکتوبر 1979ء

رکنیت اقوام متحدہ: 16 ستمبر 1980ء

کرنسی یونٹ: ایسٹ کربین ڈالر = 100 سینٹ (ایسٹ کربین سنٹرل بینک)

موسم: گرم مرطوب ہے۔ سالانہ درجہ حرارت 76 فارن ہائیت ہوتا ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 60 انچ ہے۔ موسم سیاحوں کیلئے باعث کشش ہے۔

اہم زرعی پیداوار: کیلا، اراروٹ، اخروٹ۔

جائفل - مونگ پھلی - ناریل - چقندر - ککو - آلو - مصالحہ جات (بھیڑ) بکریاں - مچھلی

اہم صنعتیں: سیاحت - سینٹ - فرنیچر - آٹا - چینی - نشاستہ - ناریل کا تیل - سگریٹ - شراب - ماہی گیری

مواصلات: کنگز ٹاؤن میں آئرن ویلی انٹرنیشنل ہوا۔

ایئر پورٹ ہے۔ کنگز ٹاؤن ہی بڑی بندرگاہ ہے۔

سینٹ ونسنٹ کو کرسٹوفر کولمبس نے دریافت کیا۔ اس دن کا نام سینٹ ونسنٹ ڈے تھا۔ اسی لئے کولمبس نے اس جزیرے کو سینٹ ونسنٹ کا نام دیا۔ اس وقت آراواک ہندی اس جزیرے کے قدیم باشندے تھے۔ انہیں کیرب (Carib) لوگوں نے یا تو ہلاک کر دیا یا پھر یہاں سے بھگا دیا۔ 17 ویں صدی عیسوی تک جزیرے پر کیرب باشندوں کی حکمرانی تھی۔

17 ویں صدی میں فرانسیسیوں نے بستیاں قائم کیں۔ لیکن سب سے کامیاب آباد کار انگریز تھے جو 1762ء میں یہاں آباد ہوئے۔ چنانچہ ان دونوں قوموں کے درمیان جزیرے کی ملکیت پر جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ بالآخر 1763ء میں برطانیہ نے اس پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ امریکی انقلاب کے دوران فرانسیسیوں نے دوبارہ اس پر قبضہ کر لیا لیکن 1783ء میں معاہدہ ورسلز کے تحت فرانس نے اسے برطانیہ کو واپس کر دیا۔ 1795ء کی بغاوت کے بعد مقامی کیرب لوگوں کو یا تو مغلوب کر لیا گیا یا پھر جزیرے سے بھگا دیا گیا۔ 1805ء میں اسے برٹش کراؤن کا درجہ ملا۔ 1821ء میں سب سے بلند چوٹی سوفریرے آتش فشاں پھٹا۔ اور 1902ء میں بھی اس نے تباہی مچائی۔

1958ء سے 1962ء تک جزائر ”فیڈریشن آف ویسٹ انڈیز“ کا حصہ رہے۔ 27 اکتوبر 1969ء کو اس جزائر کی مملکت کو داخلی خود مختاری دے کر برطانوی دولت مشترکہ اور ویسٹ انڈیز ایسوسی ایشن ریاست کا درجہ دے دیا گیا۔

9 دسمبر 1974ء کے انتخابات میں ”سینٹ ونسنٹ لیبر پارٹی“ (SLP) نے کامیابی حاصل کی اور پارٹی لیڈر رابرٹ ملٹن کیٹو (Robert Milton) Cato وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

27 اکتوبر 1979ء کو برطانیہ نے اسے مکمل آزادی دے دی۔ اسی روز ریاست کا آئین نافذ ہوا۔

ملک میں آئینی بادشاہت ہے۔ ملکہ برطانیہ ریاست کی سربراہ اعلیٰ ہے۔ جس کی نمائندگی گورنر جنرل کرتا ہے۔ حکومت کا سربراہ وزیر اعظم ہوتا ہے۔ جسے عوام منتخب کرتے ہیں وہ پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ (ہاؤس آف اسمبلی) 21 ارکان پر مشتمل ہے۔ 15 ارکان عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں۔ 6 ممبران کو گورنر جنرل، وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر کے مشورے سے مقرر کرتا ہے۔

اس ملک میں جماعت احمدیہ کا قیام 2005ء میں ہوا۔

## خبریں

سیلاب سے معاشی اہداف کو جھٹکا، مہنگائی مالیاتی خسارے میں کمی سٹیٹ بینک نے دعویٰ کیا ہے کہ مالی سال 2009-10ء کے دوران پاکستان کے مجموعی معاشی اعشاریوں میں نمایاں بہتری آئی ہے، معیشت میں 4.1 فیصد کی شرح سے نمو ہوئی جو مالی سال 2009ء میں صرف 1.2 فیصد تھی۔ سٹیٹ بینک کی جانب سے جاری کی گئی سالانہ رپورٹ 2009-10ء میں کہا گیا ہے کہ سالانہ گرانی اور جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ زرمبادلہ کے ذخائر بھی سال کے دوران تاریخ کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئے۔ یہ تبدیلیاں مالی سال 2009ء کے مقابلے میں کسی قدر بہتری کی نشاندہی کرتی ہیں تاہم معیشت کی بنیادی ساختی کمزوریاں جوں کی توں ہیں جن میں اہم اصلاحات کا بھرپور آغاز نہ ہونا، مسلسل اختلافات کی وجہ سے وسیع البیاد جی ایس ٹی کے ذریعے ٹیکس نیٹ کی مجوزہ توسیع ملتی ہوئی، کارکردگی بہتر بنانے اور مالیاتی بوجھ کم کرنے کے لئے سرکاری شعبے کے اداروں کی مجوزہ تشکیل نو کا نہ ہونا اور کچھ ابتدائی کام کے بعد توانائی کے شعبے کے قرضے کا مسئلہ حل کرنے یا بجلی کی فراہمی میں نمایاں بہتری لانے میں پیشرفت نہ ہونا شامل ہے۔

بجلی 36 پیسے پونٹ سستی کرنے کی منظوری نیشنل الیکٹریک پاور ریگولیٹری اتھارٹی نے بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے نرخوں میں 36 پیسے فی پونٹ کمی کی منظوری دے دی۔ بجلی کی قیمتوں میں ماہانہ کمی فیول ایڈجسٹمنٹ کی مدد میں کی گئی ہے۔ آئندہ ماہ صارفین کے بلوں میں 3 پیسے فی پونٹ ریلیف ملے گا، 100 پونٹ استعمال کرنے والے صارفین کو 3 روپے فائدہ ہوگا۔

بھارتی بحریہ کو جدید طیاروں سے لیس کرنے کا فیصلہ بھارت نے دہشت گردی اور روایتی خطرات سے نمٹنے کے لئے بحریہ کو جدید طیاروں اور اسلحے میں لیس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جبکہ بھارتی وزارت دفاع نے اس مقصد کیلئے عالمی مارکیٹ سے ڈرون اور جاسوس طیاروں کی معلومات طلب کر لی ہیں۔ ادھر جاپان اور بھارت نے تجارتی معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں جبکہ سول نیوکلیئر معاہدہ پر بات چیت آگے بڑھانے پر بھی اتفاق کیا ہے۔

## درخواست دعا

﴿مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

خاکسار دو تین دن سے سینہ اور کمر میں درد کی وجہ سے علیل ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفیایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

﴿مکرم فصیح الدین صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

خاکسار کے بیٹے کے ناک کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

خاکسار کی بیٹی بھر ڈیڑھ ماہ اسپتال اور تے کی تکلیف میں مبتلا تھی فضل عمر ہسپتال میں داخل رہی۔ اب پہلے سے بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست کے اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفاء عطا کرے۔ آمین

﴿مکرم بدر الزمان صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

خاکسار کی خالہ زاد کمرہ لہنی فضیلت صاحبہ لاہور کے سب سے چھوٹے بیٹے ذیشان احمد واقف نومبر 9 سال کا مورخہ 19 اکتوبر 2010ء کو کان کے پیچھے غدد ہونے کے باعث کان اور ناک کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفاء عطا کرے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے اپنے فضل سے بچائے رکھے۔ آمین

﴿مکرم منیر احمد خان صاحب سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں۔﴾

میری والدہ محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ ان دنوں بخار کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے احباب سے کامل شفیایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

﴿مکرم نصیر احمد طارق صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔﴾

میرے نواسے مبارز احمد ابن کرم شاہ اقبال انجم صاحب کا ایک چھوٹا سا آپریشن فضل عمر

ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب سے بچہ کی کامل شفیایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

﴿مکرم کاشف احمد صاحب ابن کرم منظور احمد صاحب بلوچ دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ کے مٹانے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ کامل شفیایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔﴾

﴿مکرم مہر علی صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿مکرم محمد عمران جاوید صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

ربوہ میں طلوع و غروب 27 اکتوبر  
طلوع فجر 4:53  
طلوع آفتاب 6:18  
زوال آفتاب 11:52  
غروب آفتاب 5:26

## نعمانی سیرپ

تیزابیت خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے آکسیر ہے  
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ گولڈ بازار  
PH:047-6212434

سیال موبل  
آئل سنٹر اینڈ  
سپیر پارٹس  
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی  
کرایہ پر لینے کی سہولت  
نزد بھانگ قصبی روڈ ربوہ  
عزیز اللہ سیال  
047-6214971  
0301-7967126

## مکان برائے فروخت

یک عدد مکان واقع 18/14 دارالعلوم غربی (ب) ربوہ  
برقبہ 12 مرلے 213 مربع فٹ برائے فروخت ہے  
برائے رابطہ: 0333-7704357

Love For All Hatred For None

GAS LINES C.N.G  
&  
Petrol Pump Petroline

اسلام آباد ہائی وے اور لیٹھرار روڈ کے سنگم پر  
پبل کراس کر کے KRL سنگنل سے پہلے

Tel: 051-2614001-5

چوہدری علی محمد وائٹ  
اسلام آباد

## FD-10

## Dawlance Exclusive Dealer

فریج، ایئر کنڈیشنرز، ڈیپ فریزر، مائیکرو واون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جزیرہ زنگانی کے ساتھ، اسٹریاں، جوسر بلینڈر، ٹوٹر سینڈوچ، بیکرز، انرجی سیورز  
سال کی گارنٹی کے ساتھ

گوہر الیکٹرونکس

گولڈ بازار ربوہ: 047-6214458

ایکسپریس کوریئرس

کی جانب سے فیصل آباد کے احمدی احباب کیلئے اطلاعاً عرض ہے کہ ہم نے فیصل آباد میں اپنا نمائندہ تبدیل کر دیا ہے جو ان صاحب سے لین دین رکھنے کا ہم اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ آئندہ کاغذات اور چھوٹے بڑے پارسل بیرون ملک بھجوانے کے لئے صرف دیئے گئے فون نمبر پر رابطہ کریں۔ شکریہ

فون نمبر شیخ زاہد محمود: 0321-7915213  
041-2628786, 047-6214955  
047-6214956

دفتر: P-120 GLS سرکھروڈ اپر سٹور A-Von  
فونٹو سٹیٹ بالمقابل ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس فیصل آباد

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

فریج - فریزر - واشنگ مشین  
T.V - گیزر - ایئر کنڈیشنر  
سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر  
موبائل فون دستیاب ہیں

عشان الیکٹرونکس

7231681  
7231680  
7223204

طالب دعا انعام اللہ

1 - لنک میٹرو روڈ بالمقابل جو دھال بلڈنگ پٹالہ گراؤنڈ لاہور